داستان عجیب

مؤلفہ

جمیل احمد صاحب

محمد عبد الرشید تاجر کتب نے اپنے مطبع ... میں
اور ... سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلے درگاہ حق مین سجود
پھر اپنے نبی پر مین بھیجون درود

سنا دون تمہین ایک نئی داستان
یہی طرح کرتا ہے راوی بیان

مدینہ مین ایک شخص تھا خستہ حال
غریب اور از بس کثیر العیال

نہ نوکر نہ چاکر نہ گھر بار
نہ پیسہ نہ زر نہ کچھ کاروبار

یہ تھا اوسکا معمول ای مہربان
کہ لاتا تھا جنگل سے بس لکڑیان

انہین بیچکر وہ گذرتا بسر
بڑی محنت سے تب بھی روزی تھی

نہ جب دن کسی عذر سے جاسکا
نہ جنگل سے وہ لکڑیان لاسکا

تو فاقے نے گھر مین بسیرا لیا
کسی نے نہ اوس شب مین کھایا پیا

کہا اپنی بی بی سے ایک روز یون
بہت تنگدستی سے مین تنگ ہون

ارادہ ہے سیر اکرون اب سفر
غضب کیا جو کچھ ہاتھ مین آئے زر

غرض چھوڑ کر اپنے گھر کو چلا
جدھر او نہ گیا نہ اودھر کو چلا

چلا اپنے وطن سے ہوئی شہر مین
بہت دن مین پہونچا کسی شہر مین

گئی گردش بخت بھی ساتھ ساتھ
وہانپر نہ آیا نہ کچھ اوسکے ہاتھ

وہی لکڑیان ... جنگل سے
وہی بیچتا اور رکہتا تھا ...

غم تنگدستی سے گھبرا
نہ تھی کسی شرم سے جیسا جبر

یونہی جبکہ بارہ برس ہو گئے
تعجب ہے گھر سے کہاں پر گئے
کہا اوسکی بیوی نے دل میں کہ ہم
قریب اوسکے گھر کے تھا [illegible]
کیا جائے بیگم سے جب حال [illegible]
محل میں بلانا جاتا تھا وہ
گئے اوسکے فاقے مصیبت کٹی
جو کھلنے لگے خود ہی تھی تندرست
جو وہ [illegible] کا تنہا آستان
امام زمان پیشوائے انام
تو معلوم جاتے تھے گھر سے کدھر
تھے ساتھ ہوکے ہمراہیون سے کہا
لگے عرض کرنے عقیدت گزین
کہا آپ نے یہ عمل سیکھ لو
کہ جبکی نہوتی ہو حاجت روا
یہ چاہے کہ میری تمنا بر آئے
تو پھر اون کو نذرون کو پوروستی بھر
[illegible] کے ملینگے مراد
اگر پھر نہ ہو اوسکی حاجت روا
[illegible] کھڑا ہو اوٹھائے قدم
وہ [illegible] یہ [illegible] دستی بھی سب

کہا اوسکے گھر والون نے کھو گئے
خدا جانے جیتے ہیں یا مر گئے
کہاں تک یہ لڑکا کہا اوسکے غم
وہاں اوسکو جانا پڑا ناگزیر
وہ کرنے لگی مہربانی [illegible]
جو باقی رہے تھے کہانی کہا [illegible] تھی وہ
وہ ہر دن کی ہر شب کی آفت کٹی
ہوئے لڑکے ایسے حالانکہ جب تھا
ہوا ایک روز [illegible] تھی جہاں وہ حالت
لقب جن کا صادق ہی جعفر تھی نام
ہوا اتفاقاً وہاں سے گزر
بتاؤ مہینہ ہے یہ کونسا
کہ ماہ رجب کی ہے بائیسویں
کہ جب یہ مہینا ہو تاریخ ہو
کسی سخت مشکل میں ہو یا پھنسا
تو وہ صاف کونڈے [illegible] پکا [illegible]
پھر انکو فاتحہ آگے رکھکر کہے
خدا دے اگر چاہے اعتقاد
قیامت کو ہاتھ [illegible] کا دامن مرا
قدم اون کے [illegible]
کہا دل پھر [illegible]

سنا اوسکو پڑی غم کے دم بہر بہی کل
دعا کی کہ اے خالق خاص و عام
صحیح و سلامت میرا شوہر آئے
سنو ماجرا اوسکا شوہر وہان
پرانا کوئی سو برس کا درخت
اسے تہین کاٹتا تہا وہ آشفتہ سر
گری جب زمین پر دہما کا ہوا
مقرر یہان پر ہے خالی زمین
گڑہی تہی وہان دولت بیشمار
پہر اوس نے [illegible] اوٹہا یا تمام
تصرف کیا چوری چوری سی سب
بتدریج گہوڑے وغیرہ لئے
چلا گہر امیرانہ سامان سے
مدینہ کے نزدیک پہونچا وہ جب
دیا عمدہ جوڑا معرق تمام
دیا اوسکو زیور بہی ایک لاکہ کا
کہ لیجا کے بالوں کے خانہ کو دے
کئی دن کے بعد آپ داخل ہوا
کہا اوس [illegible] بی بی کو ایک دن
دفینہ کا [illegible] بیان
حقیقت بہی [illegible] بتا

اوسیوقت اوس نے کیا یہ عمل
بحق امام ذوالاحترام
بہت دولت و مال و زر لیکر آئے
گیا تہا کہین لکڑیان کاٹنے
وہان پر رہتا جیالو کا اِن سخت گرخت
کلہاڑی گری ہاتہہ سے چہوٹ کر
تو کہنے لگا دل مین وہ بے نوا
جو کہودا تو نکلا دفینہ وہین
زر خالص گوہر شاہوار
تہا اوس سے واقف کوئی خاص و عام
گذرنے لگے دن بعیش و طرب
عمارت کے سامان مہیا کئے
بڑے دبدبے بڑی شان سے
ملازم کیا معتبر منتخب
درم ایک ہزار اوسکی لاگت کی دام
حفاظت کی تاکید کرکے کہا
پہنکر اوسے زیب و زینت کرے
نشاط و طرب مین وہ بہی شامل ہوا
کہ دولت ملی سے کیونکر لے دلفروز
کہ اس طرح دولت ملی ناگہان
دلائی اوسیوقت پہر [illegible]

باقی امو

کہا اوس نے پھر داستان امام
امام زمن کا ثنا خوان ہوا
وہ ہر سال کونڈون کو بھرتا رہا
بنایا مکان ایک اوس نے وسیع
چڑہی چھت پر ایک وزیر بیگم حسین
خواصون سے پوچھا یہ کسکا ہے گہر
اوسی لکڑہارے کی عورت کا ہی
کہین اوسکا شوہر گیا تہا نکل
کہا اوسکو تو بلا کر لا دو ذرا
گئی ایک اور اوسکو لے آئی ساتھ
کہا اوس سے بیگم نے سچ سچ بتا
وہ کونڈون کا بھرنا وہ قول امام
یہ سب سنکے بیگم ہنسی پر عجب
کہین تیرے شوہر نے کی رہزنی
سنجانا جو سچ اوس نے قول امام
جو تہا اوس کا شوہر مقرب وزیر
کہا موقع پا کر یہ سلطان سے
کہ خائن بہت ہے وزیر یہی
اگر حکم ہو اسکا جانچون حساب
کہا شاہ نے ہان یہ اچھا تو ہے
کیا حکم اور اوسکا جانچا حساب

وہ کونڈون کی منت کا قصہ تمام
دل و جان سے اوپر وہ قربان ہوا
ہمیشہ نیاز اوسکی کرتا رہا
بہت خوبصورت نہایت رفیع
نظر آیا اوسکو مکان دل نشین
کیا عرض لے کے بادشاہ نامور
وہان اب تو سامان فراغت کا ہی
بہت مال لا کر بنایا محل
مین پوچھون گی اوس سے یہ سب ماجرا
اوٹھایا برائے سلام اوس نے ہاتھ
تجھے کیونکر حاصل یہ رتبہ ہوا
دفینہ کا پانا سنایا تمام
کہا جھوٹ ہی جھوٹ ہی سچ ہی کب
یہ دولت ہی ہے وہی ہی وہی
ہوئی ایک دم مین وزارت تمام
عدو اوسکا تہا ایک وزیر شریر
کہ اے شاہ کہتا ہون ایمان سے
مری عرض سنیے گا شاہ زمن
کہ آئینہ ہو سب خطا و صواب
عجب کیا جو [illegible] جو کہتا ہے یہ
نہ وہ ڈھونڈے [illegible] کو [illegible] فی جواب

کیا عرض بخلوت تو فرمان ہوا
کرو ضبط سب اسکے املاک و مال
نکالا [illegible] بفرمان شاہ
غرض جب کہ بیگم کو لیکر چلا
لگی راہ مین ناگہان جب خبر سی
دیا ایک درہم خربزہ لے لیا
لیا باندھ رومال کو کھول کر
ادھر روز شاہزادہ نامدار
زنانہ وہ گھر رات تک لوٹ کر
وزیر دوم سے عرض کرنے لگا
نکالا گیا ہے وہ جانی وزیر
کہین شاہزادہ ہو کشتہ مین لا
ہوا حکم سلطان والا تبار
جہان وہ ملے پا بزنجیر لائین
گئے آئے لائے کیا روبرو
کہ رومال مین تیرے کیا ہے بتا
جو کھولا تو تھا شاہزادہ کا سر
کیا حکم غصہ سے جلاد ابھی
کہا پھر کہ دو قید انہیں رات بھر
سحر جب کہ ہو [illegible] لو وزیر
[illegible]

کہ اسکا تغلب نمایان ہوا
نکالو ابھی شہر سے خستہ حال
برہنہ سر ابحال تباہ
پریشان [illegible]ن مضطر چلا
درہم [illegible]ب پاس بیگم کے تہی
کہ کہا ہے اسکو دم اشتہا
وہ دونون پھر آگے ہوئے راہ پر
سحر سے گیا تھا برائے شکار
ہوا مضطرب خسرو بحر و بر
کہ اب مجکو ایک اور کھٹکا ہوا
و[illegible]ئے انتہا ہے خبث و شریر
کیا ہو نہ کچھ اوس نے مکر و دغا
کہ چارون طرف جلد جائین سوار
بہت جلد جائین بہت جلد جائین
خشونت سے کی شاہ نے گفتگو
کیا عرض لے شاہ ہے خربزہ
ہوا غمزدہ بادشاہ دیکھ کر
اوڑا دے سر اسکا اور بیگم کا بھی
کئے جاوینگے قتل وقت سحر
کہ لب [illegible] غمگسار و مشیر
کہ [illegible] یکایک یہ آئی خبر

...رت گئی پھر نکالے گئے
...ہو گیا کہ پھر صبح دم
...ہوا قہر خالق کا ہے
...ور سے بیگم سے رو دیا
...کی عورت کا حال
...تو بولا وزیر
یہ ... ادب اور شان امام
غرض تو یہ کرتی رہی رات بھر
ادھر تو ہوئی صبح آیا ادھر
کہا بادشاہ نے کدھر گم رہے
کیا عرض دن بھر تو کھیلا شکار
نہ گھر آسکا باغ میں رہ گیا
کیا شاہ نے حسب فرمان شب
جو روداد کھولا تو تھا خربزہ
وزیر ادب دان ثنا خوان ہوا
کیا عرض سارا وہ بیگم کا حال
نہ تصدیق کرنا کلام امام
...ر استغفار کیا اس نے پھر شاہ سے
...ی ہے خطا ہم سے یہی ہے خطا
...کر کہاں حیلہ بیانات کہاں
...کہاں خربزہ لے شہزادہ گر

بکھر آتے زندہ ہیں ولی ہے
کئے جاوینگے سر ...
کہ ہو خربوزہ شاہزادے ...
سمجھتی ہے مجھے ہو گیا گناہ
وہ تکذیب اسکی وہ قیل و قال
نہیں ہے یہ تھوڑی خطا ای شریر
کہ دن تو نے باور کیا وہ کلام
ندامت سے روتی رہی رات بھر
وہ شاہزادہ گم شدہ ...
بتاؤ کہاں رات بھر
سیاہی ... شب ... ہولا آسیب
مصیبت تھی ایک رات کی
وزیر اسیر بلا کو طلب
کہا شاہ نے ہے یہ کیا ماجرا
پھر اگر دو شہ ...
وہ عورت کی حرمت وہ سب قیل و قال
مفصل سنا کر کیا اختتام
میں راندہ ہو گیا ہوں جو درگاہ
اور ... کی ...
بنے جرم ...
کہاں شاہزادے دشمن کا ...

یہ سب سنکے سلطان نے باور کیا
وزارت پر اوسکو مقرر کیا

خلافی تماشا فاتحہ خلعت سے کی
جو عزت گئی تھی سئے سر سے دی

نکالا گیا اور نہ کا دشمن وزیر
ہوا مال متاع و گستر [illegible]

جمیل اب ہوا یہ ختم داستان
[illegible] و فاتحہ کا بیان

در بیان طریقہ فاتحہ کا بیان

مصیبت کوئی جسکو درپیش ہو
کسی سخت مشکل سے دلریش ہو

یہ اوسکو ہے لازم کہ کونڈی بھرے
کسی پاک چادر پر اوسکو دھرے

کہے پہلے یہ قصہ پورا تمام
دلائے پھر فاتحہ لا کلام

توسل سے اوسکے حضرت کے ملے گی مراد
بر آوے گی ہو گر درست اعتقاد

بڑے چھوٹے کونڈے ہیں دو طور کے
کہ ہر شخص کی مقدرت ہے جدا

کسیکو کونڈی کا مقدور ہے
وہی اوسکو کافی ہے معذور ہے

بہت صاف سیدی ہوں پوریاں
جو ممکن ہو خستہ تو عمدہ ہیں ہاں

نہیں تو بھرے جس طرح بن پڑے
کرے فاتحہ کچھ نہ اوس پر کمی

سوا سیر میدہ سوا سیر گھی
نہ ہو مقدرت تو ہے بہتر یہی

نہ ہو اتنا ممکن تو کم کم کرے
کسی کا نہ اندیشہ و غم کرے

بلا قید جو کوئی کھائے اسکو کھلائے
دلے پوریاں سے کے باہر نکالے

[illegible] نے یہ قصہ تمام
کہا داستان عجیب [illegible]

عبد الرشید [illegible] — ہر قسم کی کتب بکفایت مراد آباد سے طلب کی جاوے